پہلی بات

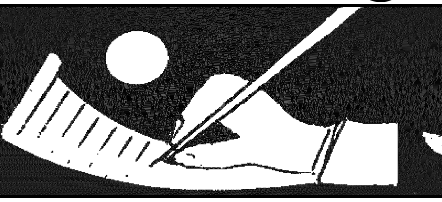

پیارے بچو! دنیا میں کامیابی اسی کو ملتی ہے جس کا طریقِ کار درست ہو اور اس نے سخت محنت کی ہو۔ ہمارا حال یہ ہے کہ دانشمندی، صحیح منصوبہ بندی اور دوراندیشی سے ہمارے ہاتھ خالی ہیں، لیکن صورتحال یہ ہے کہ ہم ماڈرن زمانے میں جی کر بہت خوش ہیں اور خود کو خوش نصیب بھی سمجھتے ہیں۔ آج سماج کے بعض طبقات ایسے ہیں کہ جو ایک طرف تو محنت سے جی چراتے ہیں اور دوسری طرف اُمید یہ کرتے ہیں کہ انھیں دنیا کی ہر دولت مل جائے، وہ علم کی ان منزلوں پر بھی پہنچنا چاہتے ہیں، جہاں ہمارے ماضی کے باوقار حکیم و دانشور اور اعلیٰ مناصب پر فائز افراد ملک و قوم کا نام روشن کر رہے ہیں۔

ہمارے لیے سب سے زیادہ ضروری یہ بات ہے کہ ہم خوب محنت کریں، پڑھائی کے لیے اسکول کے وقت کے علاوہ کم از کم دو گھنٹے متعین کرلیں۔ اس کے بیچ میں ایک وقفہ کریں اور اپنے نزدیک پارک یا کھلے میدان میں جا کر تازہ ہوا کے جھونکوں سے اپنے جسم و جاں کو سکون پہنچائیں۔ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو یقیناً ہمیں ترقی اور کامیابی ملے گی اور ہمارا ہاتھ کسی کے سامنے نہیں پھیلے گا۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ علم ہی ہے جو انسان میں احساس بندگی پیدا کرتا ہے اور قلب و نظر کو صاف و شفاف بناتا ہے۔ علم ہی انسان کے اندر نرمی پیدا کرتا ہے اور اس کے اس احساس کو ختم کرتا ہے، جو انسان کی فطرت اسے بڑا سمجھنے کو مجبور کرتی ہے۔ خود کو بڑا سمجھنا یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے، علم حاصل کر کے ہی اس پر قابو پایا جا سکتا ہے، اس لیے کہ تاریخ گواہ ہے کہ جس نے بھی خود کو بڑا گردانا وہ صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔ وہ چاہے نمرود ہو یا فرعون، شدّاد ہو یا قارون تاریخ میں ان کے واقعات درج ہیں۔ جیسے جیسے آپ علم حاصل کرتے جائیں گے، تاریخ پڑھتے جائیں گے آپ کا شعور پختہ ہوتا جائے گا اور آپ کے دل میں نیک بندوں کی عظمت اور برے لوگوں کی حرکتیں سامنے آتی جائیں گی۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ علوم کے حصول کے لیے سخت محنت کریں۔ تھوڑا وقفہ سیر و تفریح کے لیے بھی بچا رکھیں۔ اس طرح آپ کے ذہن کو اس کی ضروری خوراک ملتی رہے گی۔ جب آپ ان چیزوں پر عمل کریں گے تو یقیناً ترقی کی منزلیں آپ کا انتظار کر رہی ہوں گی اور آپ پر ملک و قوم یقیناً فخر و ناز کریں گے۔ ہمیشہ کی طرح ہمیں آپ کے تاثراتی خطوط کا انتظار رہے گا، اس لیے کہ ان خطوط سے اُمنگ کو بہتر سے بہتر طور پر پیش کرنے میں ہمیں مدد ملتی ہے۔

ادارہ